REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ۱۲ ظہور ۱۳۳۹ھش ۱۲ اگست ۱۹۶۰ء نمبر ۱۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۱۱ اگست بوقت ۸½ بجے شب بذریعہ فون

"رات حضور کو نیند اچھی آگئی اور دن بھر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔"

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

پنڈت نہرو ستمبر میں پاکستان آکر نہری پانی کے معاہدے پر دستخط کریں گے

اس موقعہ پر دوسرے مسائل پر بھی تبادلۂ خیالات ہو سکے گا۔ بھارتی وزیر اعظم کی پریس کانفرنس

نئی دہلی ۱۲ اگست۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ وہ ستمبر میں پاکستان جا کر نہری پانی کے معاہدے پر خود دستخط کریں گے۔ کل انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ امید ہے میں ستمبر کے آخری پندرھواڑے میں راولپنڈی جاؤنگا اور وہاں دریائے سندھ طاس کے پانی سے متعلق معاہدے پر دستخط کروں گا۔ آپ نے کہا اس موقعہ پر دونوں ملکوں کے جو بھی مسائل پیش کئے جائیں گے میں پاکستان کے ارباب اختیار سے ان کے بارے میں بھی تبادلۂ خیالات کروں گا۔ آپ نے کہا بھارت کی دلی خواہش یہ ہے کہ نہری پانی کے بارے میں جلد از جلد مفاہمت ہو جائے۔ پنڈت نہرو نے اس توقع کا اظہار کیا کہ دریائے سندھ کے طاس کے پانی کا معاہدہ ستمبر کے دوسرے پندرھواڑے میں آخری شکل اختیار کرلے گا۔ لیکن اس کے بارے میں اس وقت یقین کے ساتھ کچھ کہنا مشکل ہے، بہرحال توقع ہے کہ اس وقت معاہدہ تیار ہو جائے گا۔ اور میرا ارادہ یہ ہے کہ میں پاکستان جا کر اس پر دستخط کروں۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا کہ کیا اس موقعہ پر بھارت اور پاکستان کے بعض دوسرے متنازعہ فیہ مسائل بھی زیر بحث آئیں گے، پنڈت نہرو نے اس کا جواب اثبات میں دیا اور کہا کہ ہماری بات چیت محدود نہیں ہوگی، اس موقعہ پر جو مسائل بھی پیش کئے گئے۔ ان پر تبادلہ خیالات ہو سکے گا۔

پنڈت نہرو سے پوچھا گیا کہ عالمی بنک کے صدر مسٹر آئیلف بھارت اور پاکستان کا بارہ سالہ جھگڑا نپٹانے کے لئے کیا فارمولا لائے ہیں۔ پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۱۲ اگست (بذریعہ فون)۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آپ کو بغرض علاج میو ہسپتال کے البرٹ وکٹر وارڈ میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ طبیعت ابھی پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

طوفان میں ستّرہ گاؤں ڈوب گئے

تائپہ ۱۲ اگست۔ جنوبی فارموسا میں سخت طوفان آیا ہے۔ جس کی وجہ سے سترہ گاؤں ڈوب گئے ہیں۔ اس علاقے کے بیس ہزار اشخاص سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ گزشتہ پیر کو اس علاقے میں جو طوفان آیا تھا۔ موجود طوفان اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ ابھی تک ہلاک ہونے والوں کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

صدر ایوب فلسفہ کانگرس کا افتتاح کریں گے

لاہور ۱۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کراچی میں پاکستان فلسفہ کانگرس کے آٹھویں سالانہ اجلاس کا افتتاح ۸ جنوری کو کریں گے۔ یہ اجلاس کراچی یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۸ سے ۱۱ جنوری ۱۹۶۱ء تک منعقد ہو رہا ہے۔ راجشاہی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ممتاز الدین احمد خطبہ صدارت دیں گے۔ توقع ہے کہ بہت سے غیر ممالک کے مندوبین بھی اجلاس میں شرکت کریں گے۔

امریکی شہری کو روس سے نکل جانے کا حکم

ماسکو ۱۲ اگست۔ ایک امریکی شہری گزشتہ جولائی میں سیاحت کی غرض سے روس آیا تھا۔ تاس ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اسے روس سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اس پر الزام یہ ہے کہ وہ جاسوسی کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ تاس نے اس شخص کا نام رابرٹ کرسنر بتایا ہے اور کہا ہے کہ یہ شخص فوجی اور صنعتی قسم کی اطلاعات جمع کرنے میں مصروف تھا۔ روسی خفیہ پولیس نے بتایا ہے کہ یہ شخص مختلف فوجی اڈوں ریلوے پلوں اور بعض کارخانوں کے فوٹو لے رہا تھا۔ کل امریکہ کے ایئر اتاشی کو بھی روس سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔

اردن کے لئے ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ

عمان ۱۲ اگست۔ برطانیہ نے اردن کو ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ کی امداد دی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۰ء اتوار کے روز صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس کا افتتاح ہوگا۔ مرکزی نمائندگان بھی افتتاحی اجلاس میں شمولیت فرمائیں گے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجلاس میں شامل ہو کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

مہتمم علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن

اعلان

تعلیم الاسلام کالج کا بی ایس سی کا نتیجہ قبل ازیں اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ بشیر احمد رول نمبر ۲۵۷۹ کے نتیجہ کا بعد میں اعلان کیا گیا ہے۔ انہوں نے ۲۴۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ کامیاب قرار پائے ہیں۔ نیز عربی آنرز کے امتحان میں کالج کے دو طالب علم پاس ہوئے ہیں ان کے نام اور حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں۔

		حاصل کردہ نمبر
۸۳۲۸	لطیف احمد انور	۲۰۰
۸۳۵۰	بشیر احمد ریحان	۲۰۵

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۰ء

تبلیغ اسلام کا طریق

ایک دینی کہلانے والے لاہور کے ہفت روزہ میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے کہ:-

"استنبول سے خبر آئی ہے کہ پولیس نے استنبول یونیورسٹی کے ۱۷ طلبہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کے بیان کے مطابق یہ گرفتار شدگان طلبہ کی ایک رجعت پسند تحریک سے تعلق رکھتے ہیں جو ترکی کی موجودہ دین و سیاست کی تفریق والی پالیسی کی مخالف ہے۔ ان طلبہ کو اس وقت گرفتار کیا گیا۔ جب وہ قانون کے ایک پروفیسر علی فو ویا بیگل کے حق میں ان کے گھر کے سامنے مظاہرہ کر رہے تھے۔ پروفیسر موصوف نے حال ہی میں متعدد مضامین لکھے تھے جن میں لادینی ریاست کے تصور پر تنقید کی گئی تھی"۔

اس خبر پر رائے زنی کرتے ہفت روزہ مذکور رقمطراز ہے کہ:-

"اس خبر سے اندازہ ہوتا ہے کہ ترکی میں ہوا کا رُخ کیا ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے عہد حکومت میں ترکی کے اسلام پسند عناصر کو کھل کر کام کرنے کا موقع ملا تھا اور وہ ملک کی ایک بااثر قوت بن چکے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انقلابی حکومت نے جو صحیح جمہوریت کی بحالی کے نام پر برسر اقتدار آئی تھی اور جس کی ساری توجہ ڈیموکریٹک پارٹی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے پر مرکوز ہو گئی تھی اب ساتھ ہی ساتھ ملک کے اسلام پسند عناصر کو بھی کچل دینا چاہتی ہے۔ اس لئے کہ وہ ترکی کو اتاترک کے لادینی خطوط پر از سرِ نو گامزن کرنا چاہتی ہے"

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کش مکش میں ترکی کے اسلام پسند کامیاب ہو سکیں گے خصوصاً جبکہ فوج لادینی رہنماؤں کی پشت پر ہے۔ تاہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ کمال اتاترک ایسا شخص اور اس کی پارٹی کا پچیس سالہ مستبدانہ دورِ حکومت بھی ترک مسلمانوں کے دل سے اسلام کی محبت، لگن اور عقیدے کو محو نہ کر سکا تھا۔ تو جمال گرسل اور اُن کے ساتھی اگر پینتیس برس کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس مقصد میں کامیاب ہو سکیں گے تو اسے خوش فہمی کے سوا اور کیا کہا جائے۔ ان کی اس پالیسی کا نتیجہ بجز اس کے اور کچھ نہ ہو گا کہ وہ اپنے عوام کے ساتھ جن کی اکثریت بہرحال اسلام سے دلی لگاؤ رکھتی ہے اور اسی کو اپنی زندگی کا نشان امتیاز بنانا چاہتی ہے، ایک مسلسل کش مکش چھیڑ دیں گے اور ترک قوم کی جو قوتیں صلاحیتیں اور وسائل تعمیر و ترقی کے کاموں میں صرف ہونی چاہئیں از سرِ نو اس کش مکش میں ضائع ہونے لگیں گی جو تجربہ پچیس سال تک ہو تا رہا ہے اور ناکام ہو چکا ہے۔ اسے دہرانا یقیناً نہ دانشمندی ہے نہ ملک اور قوم کی بھلائی"۔

(ایشیا لاہور مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۰ء)

اگر یہ درست ہے کہ ترکی کی موجودہ حکومت اسلام پسند عناصر کو مٹانا چاہتی ہے تو اس کی وجہ صرف یہ تو نہیں ہو سکتی کہ حکومت اسلام کے خلاف ہے۔ جیسا کہ جنرل گرسل نے اعتراف کیا تھا وہ مسلمان ہیں یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہو گا کہ وہ اسلام کے خلاف ہوں گے اور ناحق مسلمانوں کو تنگ کرنا چاہتے ہوں۔ اسلئے اگر ترکی میں واقعی بعض مسلمانوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ تو اس کی وجہ یہی ہو سکتی کہ جن کے خلاف ایسا کیا گیا ہے۔ وہ اسلام کے نام پر سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنے کی جدوجہد کرتے ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج تمام اسلامی ممالک میں بعض سیاستدان اپنی سیاسی اغراض کے لئے اسلام کے نام کو استعمال کر رہے ہیں ظاہر ہے کہ اگر کوئی گروہ کسی ملک میں ایسا کرتا ہے۔ . . . . . .

. . . .

. . . .

تو وہ لوگ جو اسلام کے نام کو اس طرح استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ استعمال کرنے والوں کی مخالفت پر تل جاتے ہوں گے۔ اور اسلام پسند ان کو صرف اسلام کے نام پر بدنام کرنے کی کوشش ہی نہ کرتے ہوں گے۔ بلکہ اسلام کے نام پر عوام کے جذبات کا ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے ان کے خلاف پروپیگنڈا بھی کرتے ہونگے اس لحاظ سے ہمارا قیاس ہے کہ جو لوگ اسلام کے نام اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں دراصل خود وہی اسلام کو نقصان پہنچانے کا باعث ہوتے ہیں۔ ایک اسلامی ملک میں اسلام کے نام پر پارٹی بنانا اور اس پارٹی کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کرنا فی ذاتہ مسلمانوں میں بلاوجہ سیاسی ہیجان اور سیاسی تفرقہ پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو اس پارٹی میں شامل نہ ہو وہ کم از کم اس پارٹی کے نزدیک دشمن اسلام قرار پاتا ہے۔ اس طرح اسلام کو ملکی سیاسیات میں گھسنے سے اسلام کو بجائے فائدہ کے سخت نقصان پہنچتا ہے اور جیسا کہ معاصر نے کہا ہے ملک میں خواہ مخواہ ایک مسلسل کشمکش چھڑ جاتی ہے۔ اس طرح ملک خواہ مخواہ بدامنی کا شکار ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کے اکثر مفکرین حال جو اسلام کی ترقی چاہتے ہیں۔ اسلامی جدوجہد کو ملکی سیاسیات سے الگ رکھنے کی پالیسی کو پسند کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے ہی لوگ اسلام کی ٹھوس خدمت کر سکے ہیں اور ان لوگوں کے برخلاف جو سیاسیات میں اسلام کے نام کی نعرہ بازی سے برسر اقتدار آنا چاہتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس غلط پالیسی کی وجہ سے بعض مخلص اسلامی کارکنوں نے بھی اسلام کے اغراض و مقاصد کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ چنانچہ مصر کی اخوان المسلمین جن کے خلوص سے انکار نہیں ہو سکتا اگر سیاسیات سے الگ رہتے تو ان کو نہ صرف ذاتی طور پر کوئی نقصان نہ پہنچتا بلکہ وہ بجائے نقصان پہنچانے کے اسلام کی خدمات بھی بجا لاتے۔ بحیثیت مجموعی بھی ان کی جدوجہد مسلمانوں کیلئے کوئی فائدہ مند ثابت نہیں ہوئی۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے ملکی سیاسیات سے الگ رہ کر اسلام کا کام کیا ہے انہوں نے واقعی اسلام کی ٹھوس خدمات کی ہیں۔ انہی نے تعلیمی اور اشاعتی جدوجہد کو کافی حد تک آگے بڑھایا ہے

مصر کے علامہ سید رشید رضا نے علامہ مفتی عبدہٗ کے حالات پر ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائی۔ جو کہ بار یک ٹائپ کے دو ہزار تین سو تیرہ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب میں آپ نے علامہ مفتی عبدہٗ کی رائے سیاسیات کے متعلق لکھی ہے

"جو مسلمان احیائے دین چاہتے ہیں۔ انہیں مشورہ دیا کہ سیاست کی تائید اور مخالفت دونوں غیر جانبدار رہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاست جہاں بھی ہو خاص کر دول اسلامیہ میں استبداد اور جور کی صورت اختیار کر لی ہوئی ہے۔ مسلمان ملکوں کے سیاستدان حکام اصلی باشندے ہوں خواہ اجنبی فاتح دونوں کا نقطہ نظر مخالفت کی رائے کو کچلنا ہے۔ بس ان دین حالات اگر ان کی سیاست کی علم و دین کی رو سے تائید کی جائے۔ .

. . . .

. . . تو یہ بجائے خود علم دین کی بے عزتی اور ان میں فساد کا باعث ہے اور اگر علم و دین کو سیاست کی مخالفت کا ذریعہ بنایا جائے تو اس صورت میں یہ ہو گا کہ اقامت دین کے لئے ہر کسی جو جدوجہد کی جا سکے گی وہ بھی دبا دی جائے گی بلکہ دیندار وں سے شدید انتقام لے کر ان کی بہت سی تعمیری قوتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کو کچل دیا جائے گا ایسے میں سلامتی کا یہی راستہ ہے کہ سیاست والے جیسے بھی ہوں۔ ان سے بظاہر صلح و مدارت کی پالیسی پر عمل کر کے اپنے تعمیری کاموں کو تکمیل کے مراحل تک پہنچا دیا جائے۔ سیاست میں حکمت عملی جیسے لطیف پہلو اختیار کرنے سے لامحالہ حکام خود ہی حمایت پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اسی میں دین کی بھلائی ہے اور اسی میں اہل وطن کی خیر۔ یہی پالیسی نفع بخش ہے اور یہی اصول کارگر۔ ایک مصلح عالم اسی صورت میں ہی اپنے مشن کو کامیاب کر سکتا ہے۔ پس اگر کوئی ایسی (صلح و آشتی) اور حسن تدبیر سے حکام وقت سے کچھ حاصل کر سکتا اور اپنے اعمال (مشن) کو بھلائے قوم و وطن میں استعمال کر سکتا ہے۔ تو یہ سب سے افضل اور کمال درجہ کی سیاست ہے یہی تو وہ حکمت عملی تھی جسے سر سید احمد خان اور شیخ شبلی نعمانی نے ہندوستان میں اور استاذ الامام نے مصر میں اپنا کر انگریز سے بگاڑ نہیں کی؟"

(اقدام لاہور ۷ اگست ۱۹۶۰ء)

علامہ رشید رضا اور مفتی علامہ عبدہٗ کے سید جمال الدین افغانی سے بھی دوستانہ تعلقات تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سید افغانی کے صحیح نظریات سے وہ لوگ بھی پوری طرح واقف نہیں ہیں جو ان کو سر سید احمد کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر "احمدیت کا پیغام" سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ جو اصول سیاست سے الگ رہنے کا علامہ مفتی عبدہٗ نے بیان فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ نظریاتی طور پر ہی اس کی قائل نہیں بلکہ اسکو عملی جامہ پہنا کر دین اسلام کی کتنی عظیم الشان خدمات ادا کر رہی ہے۔ نیز خدا

— (باقی صٹ پر) —

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ اپریل ۱۹۲۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

ایک استفسار

ایک دوست نے عرض کیا کہ آیت قرآنی لما قام عبد اللہ (سورۃ جن آیت ۲۰) میں عبداللہ سے کون مراد ہے؟

حضور نے فرمایا اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

شیطان کے متعلق ایک آیت قرآنی کی تشریح

ایک دوست نے سوال کیا کہ شیطان کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم (اعراف آیت ۲۸) یعنی شیطان اور اس کا قبیلہ تم کو وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

حضور نے فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ مومن کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ نیک ظنی کرتا ہے اور کریدنا اور تجسس کرنا اس کا شیوہ نہیں ہوتا۔ لیکن شیطان

بدظنی کا عادی

ہوتا ہے۔ اور وہ مومنوں کے عیوب تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اور ان کو ایسے طریق سے دیکھتا ہے کہ ان کی نیکیاں بھی اسے بدیاں معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن مومن اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی وجہ سے کہ سوء ظن نہ کرو، اس کی شرارتوں کو بھی نظر انداز کرتا چلا جاتا ہے۔ دشمن کمزوریاں دیکھتا ہے اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مومنوں کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن مومن نیک ظنی کی وجہ سے ان حالات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہے۔ کہ اسے تمہاری کمزوریوں کا علم ہوتا رہتا ہے۔ کیونکہ اس کا یہ کام ہے کہ وہ تجسس کرتا رہے۔ لیکن تمہیں ان کی کمزوریوں کا علم نہیں۔ اور نہ ہی تمہیں ان مقامات کا علم ہے۔ جہاں سے وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو خدا تعالیٰ تمہارا محافظ ہو جائے گا۔ اور وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ ہاں اگر تمہارا

خدا تعالیٰ سے تعلق

نہ ہو تو تمہاری حالت بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ تم حسن ظنی سے کام لیتے ہوئے ان کے مکروں سے غافل رہو گے۔ اور خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہ ہونے کی وجہ سے تم اس کی نصرت کو حاصل نہ کر سکو گے۔ اس لئے تم بہت خطرہ کی حالت میں ہو۔ لیکن اگر تمہارا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم ہو جائے۔ تو پھر تمہیں یہ بات نقصان نہیں دے گی کہ تمہیں ان کی کمزوریوں کا علم نہیں یا تمہیں ان کی تدبیروں کا علم نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تمہارا والی ہو جائے گا۔ اور جس کا خدا تعالیٰ والی ہو جائے اسے کیا خطرہ ہو سکتا ہے؟

عربی ہی ام الالسنہ ہے

ایک دوست نے عربی کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق سوال کیا۔

حضور نے فرمایا۔

عربی زبان کی بنیاد فلسفہ پر ہے اور ابتدائی زبان وہی ہو سکتی ہے جس کی بنیاد فلسفہ پر ہو اور یہ بات کسی اور زبان کو حاصل نہیں۔ دوسرے عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں میں جو اکثر نام وغیرہ آتے ہیں۔ وہ تمام عربوں کے علاقوں کے سوا کسی دوسرے علاقہ میں نہیں پائے جاتے۔ اور عبرانی زبان بھی دراصل عربی زبان سے بگڑ کر بنی ہے اور بعض جگہ تو مسلسل کئی کئی فقرات عبرانی کے ایسے ہیں کہ جن پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ فقرات عربی زبان سے آئے ہیں جیسا کہ

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دعا

انجیل میں آتی ہے کہ ایلی ایلی لما سبقتنی اگر کوئی شخص اس مفہوم کو عربی زبان میں ادا کرے تو وہ کہے گا الٰھی الٰھی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اب دیکھو اس فقرہ کا ایک ایک لفظ عربی ہے۔ اسی طرح ابتدائی نام آدمؑ اور نوحؑ وغیرہ بھی عربی زبان کے ہیں اور اسحاق سے اضحاق وغیرہ نام بنے ہیں۔ ان ناموں سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ

عربی ہی ام الالسنہ ہے

ناپسندیدہ مجلس سے اٹھ کر چلے جانا چاہیئے

ایک دوست نے عرض کی کہ جب ہمیں ذاتی طور پر گالیاں دی جائیں تو ہمیں صبر کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اگر بزرگان سلسلہ کی توہین ہوتی ہو۔ تو کیا اس وقت بھی خاموش رہنا ضروری ہے؟

حضور نے فرمایا

ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جانا چاہیئے اور اپنے

جوش کو دبانے کی کوشش

کرنی چاہیئے۔ یہاں ایک دوست میاں عبداللہ صاحب پروفیسر ہوا کرتے تھے۔ وہ بگھے تھکنڈے وغیرہ جانتے تھے اور اس طرح اپنا گزارہ کیا کرتے تھے۔ کچھ انگریزی بھی جانتے تھے۔ اس لئے ان کا نام پروفیسر مشہور ہو گیا تھا۔ جب انہوں نے بیعت کی تو انہوں نے اپنے اس پیشے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی اچھا پیشہ نہیں۔ آپ کوئی اور کام کر لیں۔ اس پر انہوں نے یہاں دودھ کی دوکان نکال لی لیکن گزارہ نہیں ہوتا تھا آدمی

خدمت گزار اور محنتی

تھے۔ لاہور سے خواجہ صاحب قادیان آئے۔ اور وہ پروفیسر صاحب کو ساتھ لے گئے۔ اور وہاں جا کر دودھ کی دوکان نکلوا دی۔ ابھی کام کرتے ہوئے تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا کہ خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس شکایت کی کہ آپ میاں عبداللہ صاحب کو سمجھائیں کہ وہ نرمی سے کام لیا کریں۔ اگر کوئی شخص ان کی دوکان پر احمدیت کے خلاف ایک لفظ بھی کہہ دے تو وہ لٹھ لے کر سر پھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اور اگر کسی دن انہوں نے کسی کا سر پھوڑ دیا تو بہت بدنامی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو سمجھانا شروع کیا کہ دیکھو میاں عبداللہ

مخالف کا کام

گالیاں دینا ہے۔ لیکن ہمیں نرمی دکھانی چاہیئے اور اسے نرمی کے ساتھ احمدیت کے متعلق سمجھانا چاہیئے۔ اس طرح غصہ میں آنا اور لڑائی کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تک تقریر فرماتے رہے۔ میاں عبداللہ صاحب دوزانو بیٹھے ہوئے خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ جب آپ تقریر ختم کر چکے تو وہ بڑے جوش سے کہنے لگے۔ آپ کے پیر کے متعلق اگر کوئی شخص ایک لفظ بھی کہے۔ تو آپ

مباہلہ کرنے کے لئے تیار

ہو جاتے ہیں۔ اور میرے پیر کے متعلق اگر کوئی شخص کچھ کہے تو آپ کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا کروں۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی یہ بات سنکر مسکرائے اور فرمایا یہ معذور ہیں ہم انہیں اب کیا کہیں۔ انہیں پروفیسر صاحب کا واقعہ ہے کہ کرم دین بھیں کے مقدمہ میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ مجسٹریٹ اس بات پر تُلا ہوا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قید کر دے گا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشی کے لئے گئے۔ تو پروفیسر صاحب بھی ساتھ تھے۔ لوگوں نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے کمبل میں کوئی چیز بھری ہوئی ہے۔ اور چھپتے پھرتے ہیں۔ جب ان کے کمبل کو کھول کر دیکھا گیا تو اس میں سے پتھر نکلے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ پتھر کیوں بھرے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ جب مجسٹریٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کا حکم سنائے گا۔ تو میں اسے ان پتھروں سے وہیں مار ڈالوں گا۔ آخر مرنا تو ہے ہی

کیوں نہ اسے مار کر مروں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ کہ جب تک مجسٹریٹ فیصلہ نہ سنا لے اس وقت تک انہیں کسی کمرہ میں بند کر دو۔ چنانچہ ان کو مجسٹریٹ کے فیصلہ سنانے تک ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا۔

پس بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جو کہ برداشت ہی نہیں کر سکتیں۔ لیکن ایسے موقعہ کے متعلق

حکم یہی ہے

کہ وہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ۔ ہاں جو شخص پروفیسر عبداللہ صاحب کی طرح برداشت نہ کر سکے۔ اس کے متعلق ہم کیا کر سکتے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی آزاد کشمیر اور ان کے بھائی غازی محمد حکم صاحب پر ایک مقدمہ ہائی کورٹ آزاد کشمیر میں زیر سماعت ہے۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کریں فرمائیں۔ حاجی امیر عالم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد

علامہ نیاز فتحپوری صاحب قادیان میں

منقول از ہفت روزہ بدر قادیان ۴ر اگست ۱۹۶۰ء

قادیان ۲۹ر جولائی۔ علامہ نیاز فتحپوری کل ۲۸ر جولائی کو امرتسر سے بذریعہ کار ٹھیک بارہ بجے دوپہر احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں تشریف لائے اور آج ۲۹ر کو بارہ بجے دوپہر بذریعہ کار واپس لکھنؤ جانے کے لئے امرتسر روانہ ہوگئے۔ قریباً ایک سال گذرا۔ جبکہ علامہ موصوف نے قادیان تشریف لانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا اور انہی ایام سے اہل قادیان کے دل اشتیاق ملاقات سے پُر تھے۔ قریباً دو ماہ قبل جب علامہ موصوف اپنے اہل وعیال سمیت پاکستان تشریف لے جارہے تھے۔ تو ہماری جماعت کے ایک وفد نے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر ان سے ملاقات کی تھی۔ اور علامہ نے وعدہ فرمایا تھا کہ پاکستان سے واپسی پر وہ قادیان تشریف لائیں گے۔ لیکن پاکستان سے واپس لکھنؤ جاتے وقت وہ باوجود قادیان تشریف نہ لا سکے۔ کچھ تو اس لئے کہ ان ایام میں پنجاب میں بلا کی گرمی پڑ رہی تھی اور کچھ اس لئے کہ انہیں اپنے رسالہ نگار کی جولائی کی اشاعت کے سلسلہ میں بعض مصروفیات تھیں۔

لکھنؤ سے قریباً دو ہفتے قبل علامہ نے اطلاع دی کہ ان کے اہل وعیال پاکستان سے ۲۶ کو واپس آ رہے ہیں اور یہ کہ خود علامہ صاحب ۲۷ر کو لکھنؤ سے چل کر ۲۸ کو امرتسر پہنچیں گے۔ اور اسی روز قادیان آئیں گے اور پھر ایک رات قادیان میں قیام کرکے وہ ۲۹ر کی دوپہر کو واپس امرتسر پہنچیں گے اور شام کو بیوی بچوں سمیت کلکتہ میل سے لکھنؤ کے لئے روانہ ہو جائیں گے میں نے علامہ کی خدمت میں خط لکھ کر درخواست کی تھی کہ اگر ان کے لئے ممکن ہو تو وہ ۲۸ کی بجائے ۲۷ر کو قادیان پہنچیں۔ اور اس طرح ایک دن کی بجائے دو دن ہمارے پاس قیام فرمائیں۔ لیکن چونکہ علامہ اپنی سیٹ ریزرو کروا چکے تھے اس لئے ایسا نہ ہو سکا۔ اور علامہ اپنے پروگرام کے مطابق ۲۸ر کی دوپہر کو قادیان پہنچے اور ۲۹ر کی دوپہر کو صرف ایک دن کے مختصر قیام کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

۲۸ر کی صبح کو قادیان سے چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی معاون ناظر دعوت و تبلیغ کو امرتسر بھجوا دیا گیا تھا تاکہ امرتسر میں علامہ نیاز صاحب کو Receive کرکے اپنے ساتھ قادیان لے آئیں۔ چنانچہ علامہ نیاز صاحب پنجاب میل سے ٹھیک نو بجے امرتسر پہنچے۔ جہاں چوہدری صاحب نے امرتسر کے ادبی حلقہ کے بعض دوستوں سمیت علامہ کا استقبال کیا۔ فرسٹ کلاس کے ویٹنگ روم میں تھوڑی دیر آرام اور ناشتہ کرنے کے بعد ساڑھے دس بجے امرتسر سے روانہ ہوکر ٹھیک بارہ بجے دوپہر آپ قادیان تشریف لائے۔

معزز مہمان کے استقبال کے لئے مسجد مبارک کے گیٹ سے مہمانخانہ کے گیٹ تک تمام درویش قطار باندھے کھڑے تھے علامہ نیاز صاحب کی کار بڑے بازار اور الحکم سٹریٹ کے راستہ جب مسجد مبارک کے سامنے آکر رکی تو درویشوں نے جوش اور مسرت کے ساتھ اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر اپنے معزز مہمان کا استقبال کیا۔ آپ جب کار سے باہر نکلے تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تمام ممبران نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور مصافحہ کیا۔ ممبران انجمن کا تعارف آپ سے کروایا گیا۔ اور آپ آہستہ روی کے ساتھ اپنی قیامگاہ کی طرف چل پڑے۔ آپ کے قیام کا انتظام مہمانخانہ کے درمیانی کوارٹر میں کیا گیا تھا چنانچہ مہمانخانہ کے گیٹ تک تمام درویشوں نے آپ کی خدمت میں السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا۔ اور آپ اس کا جواب دیتے گئے مہمانخانہ میں پہنچ کر غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر آپ نے کھانا کھایا۔ انجمن کے بعض ممبران بھی کھانے میں شریک تھے۔ کھانے سے فارغ ہوکر تھوڑی دیر آپ نے آرام فرمایا۔ اور پھر شام تک مختلف موضوعات پر آپ گفتگو فرماتے رہے

انہی دنوں ہمارے جرمن احمدی دوست مسٹر وسیم ناصر ہندوستان کی بھارت کی اکثر جماعتوں کا دورہ کرکے قادیان آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ رات کے کھانے سے فارغ ہوکر مسٹر ناصر نے مہمانخانہ میں ہی سکرین لگاکر جرمنی کی احمدیہ مساجد اور ربوہ کے مناظر علامہ کو دکھائے۔

جرمنی کی احمدیہ مساجد اور ربوہ کی بستی کے نظارے دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور جماعت کی تنظیم اور دین کے لئے مالی قربانی کی تعریف کرتے رہے۔

۲۹ر کی صبح کو غسل سے فارغ ہوکر آپ قادیان کے قابل ذکر مقامات کی سیر کے لئے کار میں تشریف لے گئے ہوسٹل تحریک جدید اور کالج کی عمارتوں کو دیکھ کر علامہ پر خاص اثر ہوا۔ اس موقعہ پر چوہدری فیض احمد صاحب اور چوہدری مبارک علی صاحب آپ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ آپ نے ہوسٹل اور کالج کی عظیم الشان عمارتوں کو دیکھ کر بار بار ان سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ اتنی بڑی عمارتیں جماعت احمدیہ نے ہی تعمیر کرائی تھیں اور جب اثبات میں جواب دیا گیا تو آپ نے جماعت احمدیہ کی قوت عمل کی بہت تعریف کی۔ کالج کے ہال میں پہنچ کر آپ نے جب اس کی وسعت اور رفعت کا جائزہ لیا اور آپ کو بتایا گیا کہ یہی وہ ہال ہے جس میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت منعقد ہوا کرتی تھی تو آپ پر ایک خاص اثر ہوا۔ اس موقعہ پر آپ نے ایسے الفاظ فرمائے جن سے اس امر کا اظہار ہوتا تھا کہ ان عظیم الشان عمارتوں کے جماعت احمدیہ سے چھن جانے کا آپ کو رنج ہوا ہے۔ لیکن جب آپ کو بتایا گیا کہ محکمہ کسٹوڈین نے ان عمارتوں کو جماعت کے حق میں واگزار کر دیا ہے تو آپ بہت خوش ہوئے۔

چونکہ اس صبح کو ہلکی سی بارش ہو چکی تھی اور سڑکیں کچی تھیں جن پر کار نہ جا سکتی تھی۔ اس لئے کار کو ہوسٹل کے قریب ہی روک دیا گیا تھا۔ اور علامہ نے پیدل جاکر یہ عمارتیں دیکھیں اور اس کا احمدیہ فروٹ فارم بھی دیکھا جو اس وقت گورنمنٹ کے قبضہ میں ہے اور پہلے حضرت اقدس ایدہ اللہ اور حضور کے برادران کی ملکیت تھا اور جس میں ایک سو سے زائد قسم کے قلمی آموں کے پیڑ ہیں۔ چنانچہ سڑکیں خراب ہونے کی وجہ سے علامہ سارے قادیان کو نہ دیکھ سکے اور واپس مہمانخانہ میں تشریف لے آئے۔

ناشتے سے فارغ ہوکر آپ نے مقبرہ بہشتی۔ مسجد مبارک۔ بیت الفکر۔ بیت الدعا۔ بیت الریاضت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے مکانات دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ مسجد اقصیٰ اور مینارہ وغیرہ دیکھے۔ آپ اپنی کہولت کی وجہ سے مینار کے اوپر نہ جا سکے۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان آپ کے ہمراہ تھے مسجد مبارک کے نیچے سے گذرتے وقت جب یہ ذکر آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ حیات میں آپ کے مخالفین نے یہاں دیوار کھینچ کر راستہ روک دیا تھا۔ تو علامہ نے فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں اس کی تفصیل پڑھ چکا ہوں

مقدس مقامات دیکھنے کے بعد آپ واپس مہمان خانہ تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا تیار تھا۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اور واپس تشریف لے جانے کی تیاری کی مہمانخانہ کے گیٹ پر موٹر کار آپ کو لے جانے اور ہمیں آپ کی دوبارہ آمد کے انتظار میں چھوڑ جانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔ چنانچہ ہم نے ان کی قادیان میں تشریف آوری کا شکریہ ادا کرکے الوداع کہا۔ اور آپ ہماری مہمان نوازی کا شکریہ ان الفاظ میں ادا کرکے کہ

"میرے پاس شکریہ ادا کرنے کے لئے موزوں الفاظ نہیں ہیں"

کار میں سوار ہوگئے حالانکہ ہم اپنی جگہ پر یہ سوچ رہے تھے کہ ہم اس معزز مہمان کے شایان شان اس کی خدمت کا حق ادا کر سکے ہیں یا نہیں۔

ہمارے جرمن احمدی دوست مسٹر وسیم ناصر بھی ربوہ کے راستہ واپس وطن جانے کے لئے اسی کار کے ذریعہ روانہ ہوگئے۔ چوہدری فیض احمد صاحب بھی امرتسر تک مشایعت کے لئے ان کے ساتھ گئے اور ڈیڑھ بجے بعد دوپہر یہ قافلہ امرتسر پہنچ گیا۔ شام پانچ بجے کی ٹرین سے علامہ کے بیوی بچے لاہور سے امرتسر پہنچے۔ اور شام سوا سات بجے کلکتہ میل کے فرسٹ کلاس کے ریزرو ڈبے میں لکھنؤ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو خیر و عافیت سے منزل مقصود تک پہنچائے۔

علامہ نیاز صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ اردو ادب کی دنیا میں ایک بلند پایہ شخصیت کے مالک ہیں۔

میدان صحافت کے آپ نڈر اور بے باک سپاہی ہیں جس چیز کو آپ کا دل تسلیم کرے اس کے بیان کرنے میں کسی لومۃ لائم کو خاطر میں نہیں لاتے یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے ہماری جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور ہماری خدمات اسلامی کو دیکھا اور پھر یہ دیکھا کہ اس چھوٹی سی جماعت نے مسلسل مالی اور جانی قربانیاں دے کر اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے۔ تو پردہ کئے بغیر کہ کون کیا کہتا ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے اعتراف کے طور پر بڑے پُر زور نوٹ "نگار" میں لکھے۔

ماخوذ از بدر قادیان

۴ر اگست ۱۹۶۰ء

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

اخبار و آراء

★ کیا اسلام افریقہ کے لئے خطرہ کا باعث ہے؟ ★ سب محبتوں پر غالب محبت
★ زندہ قوموں کا کردار ★ صبح کا بھولا شام کو گھر واپس

کیا اسلام افریقہ کے لئے خطرہ کا باعث ہے؟

عیسائی تنظیموں کی طرف سے اس بارہ میں بہت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ آجکل افریقہ میں اسلام عیسائیت کے مقابلے میں زیادہ سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ مغربی ممالک کے بعض اخبارات نے افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی پر چند ایک اداریتی مقالے بھی لکھے ہیں اور ان میں اسلام کی اشاعت کو واضح الفاظ میں افریقہ کے لئے ایک خطرہ قرار دیا ہے۔ کیا واقعی اسلام کی یہ ترقی افریقہ کے لئے کسی لحاظ سے بھی خطرہ کا موجب ہے؟ اس سوال کا تفصیلی جواب مشہور امریکی مصنف ڈاکٹر ایرک ڈبلیو۔ بیتھ من نے اپنے ایک مضمون میں دیا ہے، وہ لکھتے ہیں:۔

"اگر عیسائی مشنوں کے نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو واقعی یہ امر افسوسناک ہے کہ عیسائیت کے بالمقابل اسلام بہت زیادہ ترقی کر رہا ہے، لیکن کیا اس سے افریقہ کیلئے ایک خطرناک مستقبل کی نشاندہی ہوتی ہے؟ یقیناً نہیں!

"اسلام، عیسائیت کی طرح، اپنے پیرووں کو خدا کی ہستی پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے، ایک ازلی ابدی خدا پر جو کہ اس کائنات کا خالق و مالک ہے اور اسی نے اسے قائم و برقرار رکھا ہوا ہے۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ انسان کو خدا نے ہی پیدا کیا ہے اور اسے ایسا بنایا ہے کہ اس مادی جسم سے ماوریٰ اس کا ایک روحانی وجود بھی ہے، وہ اپنے اعمال و افعال کا ذمہ دار ہے اور بالآخر ایک دن اسے اپنے اعمال کا خدا کو حساب دینا ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں اسلام کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے لئے صحیح معنوں میں انسان بننے کے واسطے اخلاق کا پابند ہونا ضروری ہے۔ اسلام نے، عیسائیت کی طرح، انسانی اخوت کی بھی تعلیم دی ہے اور بالخصوص اس نے اپنے ہم مذہبوں کے درمیان رنگ و نسل کی تفریق کے بغیر نسبتاً زیادہ قریبی تعلق کے قیام اور اس کے فروغ پر زور دیا ہے اور اس لحاظ سے بہت سے معاملات میں اسلام عیسائیت کے بالمقابل کہیں زیادہ کامیاب ہے۔

"بلاشبہ یہ صحیح ہے کہ عقائد کے معاملے میں عیسائیت اور اسلام میں بہت سے اختلافات ہیں۔ لیکن جہاں تک ایمانیات کا تعلق ہے دونوں میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے دونوں خدا کی ہستی اور اس کے ازلی ابدی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور دونوں اُن روحانی اقدار کو تسلیم کرتے ہیں جنہیں انسانی ضرورتوں کے تعلق میں بنیادی اہمیت حاصل ہے ان کے نزدیک مادی خواہشات کی تکمیل کی نسبت ان روحانی اقدار کی اہمیت بدرجہا زیادہ مسلّم ہے۔

"درجیکہ اسلام ان دونوں باتوں (یعنی ہستی باری تعالےٰ اور روحانی اقدار پر ایمان) کی تعلیم دیتا ہے تو یہ باور کرنا مشکل ہے کہ کس لحاظ سے اس کی اشاعت افریقہ کے لئے کمیونزم کے فروغ کے سلسلہ میں خطرہ کا باعث قرار پا سکتی ہے۔ معاملہ تو اس کے بالکل برعکس ہونا چاہیئے یعنی یہ کہ جتنا زیادہ افریقہ کے لوگ اسلام کو قبول کریں گے اور جتنا زیادہ اسلام ان میں راسخ ہوتا چلا جائیگا اتنی ہی زیادہ یہ بات وہاں کسی مادی آئیڈیالوجی کی راہ میں ایک موثر رکاوٹ ثابت ہوگی بالخصوص کمیونزم کی راہ میں جو کہ خدا کی ہستی اور روحانی اقدار دونوں کا منکر و مخالف ہے۔"

("نیوز لیٹر" بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۶۰ء شائع کردہ امریکن فرینڈز آف دی مڈل ایسٹ واشنگٹن)

کیسا عجیب و غریب انقلاب ہے! اسلام پر اعتراض کرنے والے بھی عیسائی اور اس کا معقول اور مدلل جواب بھی خود عیسائیوں کی طرف سے۔ خدائی تصرف اسی کو کہتے ہیں کہ صنم خانہ خود کعبے کا پاسبان بننے پر مجبور ہے۔

سب محبتوں پر غالب محبت

آج کل ایران کے سرکاری اور مذہبی حلقوں میں ایک ہلچل سی مچی ہوئی ہے اس ہلچل اور شور و شغب کی ذمہ دار حسب ذیل خبر ہے جو وہاں کے اخباروں کے صفحہ اول پر جلی حروف میں شائع ہوئی ہے:۔

"تہران ۲۵ جولائی۔ خرم شہر کی دس عورتوں نے جو سرکاری ملازم ہیں باہمی صلاح مشورے کے بعد ایک ساتھ ہی اپنے خاوندوں سے خلع حاصل کر لی ہے (انہیں نہ اپنے خاوندوں سے کوئی شکایت تھی اور نہ خاوندوں کو ان پر کوئی گلہ سب اپنی اپنی جگہ خوش و خرم زندگی بسر کر رہے تھے۔ پھر یکدم یہ کیا افتاد آن پڑی کہ وہ ایک دوسرے کے لئے اجنبی بن گئے؟) بات یہ ہے کہ اگر وہ خلع حاصل نہ کرتیں تو ان کے نام سرکاری زمین جو آجکل مفت تقسیم ہو رہی ہے۔ الاٹ نہ ہو سکتی کیونکہ قانون یہ ہے کہ اگر خاوند اور بیوی دونوں سرکاری ملازم ہوں تو زمین دونوں میں سے صرف ایک کو ہی ملے گی (سو گویا مال کی محبت نے انہیں اندھا کر دیا اور برسوں کی رفاقت کو وہ کسی وجہ مخاصمت کے بغیر ہی آنِ واحد میں یوں بھلا بیٹھیں کہ گویا کبھی اس کا وجود ہی نہ تھا) اِن دس عورتوں کی تقلید میں مزید ۱۵ عورتیں جو سرکاری ملازم ہیں خلع حاصل کر رہی ہیں۔ یا ان کے خاوند انہیں طلاق دے دیں گے۔ تاکہ ان کے نام زمین الاٹ ہو سکے اس صورتِ حال کی وجہ سے سرکاری اور مذہبی حلقوں میں آج کل ایک شور برپا ہوا ہے"

(پاکستان ٹائمز ۲۶ جولائی سنہ ۶۰ء)

کیا کوئی باور کر سکتا ہے کہ یہ اس مذہب کے ماننے والوں کا حال ہے جس نے تعلیم دی ہے کہ خدا اور رسولؐ کی محبت سب محبتوں پر غالب ہونی چاہیئے۔ جس نے یہ سبق پڑھایا ہے کہ مال کی محبت ایک فتنہ ہے۔ جس چیز کی محبت کو اسلام نے فتنہ قرار دیا تھا آج بعض مسلمان کہلانے والوں کے نزدیک اسی کی محبت سب محبتوں پر غالب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کو ابغض الحلال قرار دیا اور آج بعض مسلمان ہیں کہ ان کے نزدیک یہ ابغض ہی سب سے زیادہ باعثِ رغبت ہے، العجب! ثم العجب!!

زندہ قوموں کا کردار

مثل مشہور ہے ہاتھی زندہ ہو تو لاکھ کا مر جائے تو سوا لاکھ کا۔ انسانوں میں سے اگر کسی پر یہ مثل صادق آتی ہے تو وہ میزائیل کا امریکی موجد رابرٹ گاڈرڈ (Robert Goddard) ہے اس کی وفات کے پندرہ سال بعد حکومتِ امریکہ نے اس کی بیوہ ایستھر گاڈرڈ کو اس کے مرحوم خاوند کی خدماتِ جلیلہ کے عوض دس لاکھ ڈالر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گاڈرڈ نے راکٹوں اور میزائیلوں میں کام آنے والے ایندھن سے متعلق مختلف نوعیت کی جو دو سو ایجادیں کی تھیں اس طرح حکومتِ امریکہ نے ان ایجادوں کو بروئے کار لانے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے کلی اختیارات خود حاصل کر لئے ہیں۔ گاڈرڈ نے راکٹوں کے سلسلہ میں ریسرچ کا کام سنہ ۱۹۱۴ء میں شروع کیا تھا۔ تیس سال کے طویل عرصہ میں قریباً دو صد ایجادیں کرنے کے بعد اس نے سنہ ۱۹۴۵ء میں وفات پائی۔ اسے امریکہ میں راکٹوں اور میزائلوں کا بابا آدم کہا جاتا ہے۔

ایستھر گاڈرڈ اگر چاہتی تو دس لاکھ ڈالر کی یہ خطیر رقم خود لے سکتی تھی لیکن اس نے حکومتِ امریکہ سے کہا ہے کہ یہ تمام رقم اُس ادارے کو دے دی جائے جس نے سنہ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۴۱ء تک اس کے خاوند کی ریسرچ کے اخراجات برداشت کئے تھے۔ یہ ادارہ
Guggenheim Foundation
کے نام سے موسوم ہے۔ زندہ قوموں کی یہی علامت ہوتی ہے کہ اس کے افراد قدم قدم پر اپنی زندگی کا ثبوت دیتے ہیں اور ہر آن ان سے قربانی و ایثار کا ایسا شاندار مظاہرہ ہوتا رہتا ہے کہ جو ان کے جذبۂ عمل اور ترقی کی امنگ کو سرد پڑنے نہیں دیتا۔ ایستھر گاڈرڈ نے کمال درجہ ایثار سے کام لیتے ہوئے یہ رقم خود نہیں لی بلکہ اس ادارے کو دیدی اگر وہ خود یہ رقم لیتی تو شاہانہ زندگی بسر کرنے کے بعد وہ اس حال میں اس جہان سے رخصت ہوتی کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلتا کہ اس نام کی کوئی عورت فوت ہو گئی ہے۔ اب یہ روپیہ مزید سائنسی ریسرچ کے کام آئیگا اور رابرٹ گاڈرڈ کے ساتھ اس کی بیوی ایستھر گاڈرڈ کا نام بھی امریکہ کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ایشیائی اقوام نے اگر مغربی اقوام کی نقل کرنی ہی ہے تو وہ انکے ان اوصاف کی نقالی کریں نہ کہ ان کے تمدن و ثقافت کے تاریک پہلوؤں کی۔

صبح کا بھولا شام کو گھر واپس

ایک مشہور صاحبِ علم جو پہلے ایک ایسی تنظیم سے وابستہ تھے جو غلطی سے یا پھر مصلحتاً دین کو حکومت سے تعبیر کرتے ہوئے یہ اعتقاد رکھتی تھی کہ "اصلاحِ خلق کی کوئی سکیم بھی حکومت کے اختیارات پر قبضہ کئے بغیر نہیں چل سکتی" اب اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں:۔

"یہ خیال بھی غلط فہمی پر مبنی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصود حکومتِ الٰہیہ کی تحریک چلانا ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اللہ کی بندگی اور اس کی اطاعت کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائے حکومتِ اسلامی کا قیام ایک آزاد اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ اس قسم کی غلط فہمیاں زیادہ تر تو اسلامی طریقۂ تنظیم سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں"

(باقی صفحہ ۸ پر)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے لئے

بشارت عظمیٰ

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

"اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ" (التغابن آیت ۱۸)

(ترجمہ) اگر تم اللہ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اس حصہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ (تعالیٰ) بہت قدردان (اور) ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔ (تفسیر صغیر ص۱۱۹۳)

جو دوست تحریک جدید کے مالی جہاد میں وعدہ کر کے ابھی تک ادا نہیں کر سکے وہ خدا تعالیٰ کی مندرجہ بالا بشارت پر غور فرمائیں اور اپنے وعدہ کو جلد پورا کریں تاکہ خدا تعالیٰ ان کا مال بڑھائے اور ان کی بخشش کے سامان پیدا فرمائے۔ (وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

رسالہ الفرقان کی سالانہ قیمت چھ ۶ روپے ہو گی

رسالہ کے صفحات میں آٹھ صفحات ماہوار کا مستقل اضافہ کر دیا گیا ہے۔ نیز عمدہ ٹائیٹل کا انتظام کیا گیا ہے۔ مزید خوبیوں کے پیدا کرنے کی بھی مسلسل کوشش جاری ہے۔ اندریں حالات ماہ اگست ۱۹۶۰ء سے رسالہ کی سالانہ قیمت پانچ روپے کی بجائے چھ ۶ روپے سالانہ ہو گی۔ احباب مطلع رہیں۔ (مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

مکھی اور مچھر

ملیریا، میعادی بخار، تپ دق اور ہیضہ مہلک اور موذی امراض ہیں ہر سال ہزاروں قیمتی جانیں بیماریوں کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں۔ مکھی اور مچھر ان بیماریوں کے جراثیم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔ پس ان چیزوں کو ضائع کیجئے تاکہ بیماریوں کا انسداد ہو اور وہ زیادہ نہ پھیلیں۔ خود بھی ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنے ہمسایوں کو بھی اس کی تلقین کیجئے۔ جزاکم اللہ۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان امتحان کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی

باقی نصف حصہ

ستمبر ۱۹۶۰ء کے آخر میں لجنہ اماء اللہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے باقی نصف حصہ کا امتحان ہو گا زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

براہ مہربانی اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ میں تحریک کر کے امتحان دینے والی ممبرات کی فہرستوں سے مطلع فرمائیں تاکہ وقت مقررہ پر پرچے ارسال کئے جائیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زعماء صاحبان انصار اللہ رپورٹ کارگزاری بھجوائیں

ابھی تک کئی مجالس کی طرف سے رپورٹ کارگزاری بابت ماہ جولائی مرکز میں نہیں پہنچی جس کی وجہ سے مرکز کو دینی کاموں کے سلسلہ میں ان کی مساعی کا علم نہیں ہو سکا۔ تمام زعماء۔ زعماء اعلیٰ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد ماہ جولائی کی رپورٹ بھجوا دیں۔ اور آئندہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جایا کرے۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ سالانہ اجتماع

عرصہ چار سال سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے چونکہ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کو کافی اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں چنانچہ ان اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ممبر سے آٹھ آنہ چندہ سالانہ اجتماع وصول کیا جائے۔

براہ مہربانی تمام لجنات شرح کے مطابق ہر ممبر سے چندہ سالانہ اجتماع ۸ر فی ممبر وصول فرما کر ارسال فرما دیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

(۱۰) میری امی جان اکثر بیمار رہتی ہیں ان کو دل کا عارضہ ہے۔ بزرگان سلسلہ شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نعیم صفی دختر ابو ماسٹر عنایت اللہ صاحب ہوسٹ والا ملتان)

چندہ عمارت فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

آمدہ ماہ جولائی ۱۹۶۰ء

چندہ برائے تعمیر فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی ساتویں قسط شائع کی جا رہی ہے۔

اس چندہ کی آمد بہت سست رفتار سے ہو رہی ہے۔ لجنہ مرکزیہ کا یہ ارادہ تھا کہ اگر بیس ہزار کی رقم اس سال جمع ہو جائے تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس کی عمارت کی بنیاد رکھی جائے۔ لیکن اب تک صرف ۔/۸۶۰۰ کی رقم جمع ہوئی ہے۔ جس سے ایک کمرہ بھی نہیں بن سکتا۔

تمام لجنات کی عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ پوری کوشش سے وعدہ جات کے مطابق چندہ وصول کریں اور جن لجنات نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا وہ بھی حتی المقدور تمام ممبرات سے چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام چندہ دہندگان	رقم وصول کردہ
(۱) از لجنہ کراچی	۰۰-۸-۲۶۱
(۲) مکرم جناب مولوی محمد الدین صاحب ناظر صاحب تعلیم و تربیت	۰-۰-۱
(۳) مکرم جناب محمد امین صاحب بنوں	۔/۲۵
(۴) اے آر خان آسام چٹاگانگ	۔/۲
(۵) کنری سندھ	۔/۲۳
(۶) کھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۵/
(۷) راولپنڈی	۱۶/۲
(۸) ربوہ	۱۲/۳
(۹) کوہ مری	۔/۸
(۱۰) منٹگمری	۔/۹
(۱۱) لاہور	۔/۵۱۴
۱۲ فتح پور ضلع گجرات	۔/۵
۱۳۔ راجن پورہ	۔/۲
۱۴۔ کوئٹہ حلقہ اسلام آباد	۔/۲۰
۱۵۔ گوجر خان ضلع راولپنڈی	۲/۸
۱۶۔ بہاول نگر	۔/۱۱
۱۷۔ ملتان چھاؤنی	۰-/۱۰
۱۸۔ کوٹھہ حاجی قمر الدین	۴/۱۲/۔
۱۹ سرگودھا	۔/۲
۲۰ راولپنڈی	۔/۲۷
۲۱۔ چنیوٹ	۱۱/۳
۲۲ بدین سندھ	۶/۲
میزان	۰-۵-۹۷۸

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ دو ہفتہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الستار ابن بدر الدین صاحب ٹھیکیدار آرہ مشین۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کی محکمانہ ترقی کا معاملہ زیر غور ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے نیک مقاصد میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(لطیف احمد عارف نہالوی جے وی مدرس ربوہ حال وارد کوئٹہ)

(۳) مکرم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ مقیم لنڈن کی دونوں بہوئیں اس ماہ کے آخر میں عازم انگلستان ہو رہی ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) خاکسار کا ایک بچہ اور بچی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ کافی علاج و معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار کافی عرصہ سے مشکلات سے دوچار ہے بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ غلام احمد گرنوالا ورکال گوجرانوالہ)

(۵) میری بیوی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ)

(۶) خاکسار کی خوش دامن صادقہ بیگم زوجہ ایم اعجاز احمد صاحب ہاشمی لاہور دو تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں دعائے صحت کے لئے درخواست ہے (مرزا نذیر علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

(۷) میرے دوست نذیر احمد صاحب ناصر تین ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (صادق چوہدری جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول)

(۸) خاکسار کے والد محترم چوہدری عطاء اللہ خان صاحب بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے (صفی اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۹) عاجزہ کی دادی صاحبہ پیچش اور بخار سے دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ میرے چھوٹے چچا رشید احمد صاحب انبالوی بھی بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے آمین۔ (سعیدہ اختر صدر قلعہ صوبہ سنگھ)

پولیس بچوں کو سکول مہیا کرنے میں محکمہ تعلیم اور عوام سے تعاون کریگی

ایس ایس پی کا بیان ۔ غیر شائستہ لٹریچر اور فلموں پر پابندی کا امکان

لاہور ۱۱ راگست ۔ میونسپل حدود میں قابل تعلیم عمر کے گیارہ ہزار بچوں کے لئے سکول فراہم کرنے میں مقامی پولیس محکمہ تعلیم اور عوام سے تعاون کرے گی ۔ بھولی بھٹکی مسافر خواتین کے لئے حفاظت خانے قائم کئے جائیں گے ۔ مختلف سکولوں اور کالجوں میں نظم وضبط کی تربیت کے لئے ماہرین نفسیات و معاشرتی علوم کا ایک گروپ تقریروں کا سلسلہ شروع کرے گا ۔ غیر شائستہ لٹریچر اور فلموں پر بھی پابندی کا امکان ہے ۔

ایس ایس پی لاہور مسٹر خلیل الرحمٰن خان نے ایک ملاقات میں بتایا کم سن مجرموں کی تعداد میں اضافہ کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مختلف شہری علاقوں میں قابل تعلیم . . . .

. . . . عمر کے بچوں کی معروفیت کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا ۔ آپ نے کہا لاہور کی میونسپل حدود میں گیارہ ہزار بچوں کے لئے تعلیم مہیا نہ ہونے سے اس امر کا احتمال ہے کہ وہ گلی کوچوں میں آوارہ پھرتے رہیں گے اور چند برس میں مجرمانہ عادتیں راسخ کر لیں گے ۔ نئی پود کی قومی تربیت کے دوران اس مسئلہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ نے کہا اگرچہ بعض مسائل کی براہ راست ذمہ داری مقامی پولیس پر عائد نہیں ہوتی اور اس کے بنیادی فرائض پہلے سے کافی اہم ہیں لیکن تعلیم سے محروم بچوں کی آوارگی کا معاملہ کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد معاشرہ کے لئے دردِ سر بن سکتا ہے ۔

مسٹر خلیل الرحمٰن خان نے کہا کم سن مجرموں کی اصلاح کے ضمن میں وہ لاہور میں تعلیم سے محروم گیارہ ہزار بچوں کو سکول فراہم کرنے کی ہر جدوجہد میں پورا تعاون کریں گے ۔ آپ نے مزید بتایا سوسائٹی میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو عوامی فلاح کے بعض کام خوش دلی سے کرنا چاہتے ہیں مقامی پولیس ارباب تعلیم سے کوائف حاصل کرکے مختلف محلوں میں ان عمارتوں کا پتہ چلائے گی ۔ جنہیں تعلیمی مقاصد کے لئے کرایہ پر لیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ ان سکولوں کی مالی سرپرستی کے لئے قومی درد رکھنے والے شہریوں کی توجہ گیارہ ہزار بچوں کے مسئلہ تعلیم کی جانب مبذول کرائے گی ۔

ایس ایس پی لاہور نے بھولی بھٹکی مسافر خواتین کے لئے مختلف علاقوں میں عارضی قیام کے انتظامات کی ضرورت پر زور دیا ۔

آپ نے کہا " خواتین کی بھلائی کے لئے سرگرم انجمنوں سے اس معاملہ میں گفتگو کریں گے ۔ کہ راستہ بھول کر اڈوں اور انتظار گاہوں میں بے چارگی سے رات بسر کرنے والی خواتین اور ان کے بچوں کو پناہ دینے کا تسلی بخش انتظام کیا جائے پولیس ایسے حفاظتی مرکزوں کی نگرانی میں ان سے تعاون کرے گی ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ سادہ لوح پریشان حال خواتین کی اس طرح امداد کا سلسلہ شروع کر دیا گیا تو ناشائستہ حرکات کے واقعات کم ہو جائیں گے ۔

گورنر مغربی پاکستان کی ہدایت

لاہور ۱۱ راگست ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ جب وہ اپنی سرکاری یا ذاتی مصروفیتوں کے سلسلہ میں مختلف راستوں سے گزریں تو ان کی حفاظت کے لئے پولیس کے دستوں کو جگہ جگہ متعین کرنے یا ٹریفک بند کر دینے کے روائتی تکلف سے گریز کیا جائے ۔ آپ نے کہا ہے ۔ پولیس کا جو دستہ حفاظت کے لئے ہمراہ ہوتا ہے وہ کافی ہے ٹریفک روکنے سے بعض اوقات عوام کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اور پولیس کی معقول جمعیت کو کافی دیر اس مقصد کے لئے سڑکوں کے کنارے روکے رکھنا وقت کا ضیاع ہے

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

مصر کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے ایران کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے افغانستان کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے دیگر اسلامی حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہیں ۔ لیکن ان کی موجودگی میں بھی ایک خلاء باقی ہے ۔ ایک کمی باقی ہے اور اسی خلا اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے ۔ جب خلافتِ ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا تو مصر کے بعض علماء نے (بعض راز داروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے) ایک تحریکِ خلافت شروع کی اور اس تحریک سے ان کا منشاء یہ تھا کہ شاہِ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے ۔ سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی اور یہ پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے ۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے جہاں تک خلافت کا تعلق ہے وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے اور وہ مفید تحریک بیکار ہو کر رہ گئی ۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہو گی ۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی ۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائیگی جس کی حکومت اس کی تائید میں ہو گی ۔ لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی ۔ ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی اور اپنی جڑیں بنائے گی بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہو گی جہاں اسلامی حکومت نہیں ہو گی کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی ۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے احمدیت کا منشاء محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا ۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی ۔ وہ حکومت کی طالب نہیں تھی ۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں ۔ لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی ۔ افغانستان میں ملاؤں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے اور اظہار ندامت بھی کرتے رہے ۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی ۔ علماء نے مخالفت کی اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں ۔ لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ہماری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے ۔ اور یہ ان کا خیال بالکل درست تھا ۔ احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں ۔ احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے اور انہیں ایک رشتہ میں پرو دے تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں ۔ اسی بات کو سمجھتے ہوئے ۔ امریکہ میں احمدی مبلغ گئے ۔ جس حد تک وہ ایشیائیوں کی مخالفت کرتے ہیں انہوں نے احمدی مبلغوں کی مخالفت کی ۔ لیکن جہاں تک مذہبی تحریک کا سوال تھا اس کے مدنظر انہوں نے مخالفت نہیں کی ۔ ڈچ حکومت نے انڈونیشیا میں بھی اسی طریق سے کام لیا ۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سیاست میں یہ ہمارے ساتھ نہیں ٹکراتے تو گو انہوں نے مخفی نگرانیاں بھی کیں بے اعتنائیاں بھی کیں ۔ مگر کھلے بندوں احمدیت سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اس رویہ میں وہ بالکل حق بجانب تھے ۔ بہر حال ہم ان کے مذہب کے خلاف تبلیغ کرتے تھے اس لئے ہم ان سے کسی ہمدردی کے امیدوار نہیں تھے ۔ مگر ہم ان کی سیاست سے بھی براہِ راست نہیں ٹکراتے تھے اس لئے ان کا بھی یہ کوئی حق نہیں تھا ۔ کہ ہم سے براہ راست ٹکراتے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب جماعت احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے ۔

ہندوستان میں بھی ۔ افغانستان میں بھی ۔ ایران میں بھی ۔ عراق میں بھی ۔ شام میں بھی ۔ فلسطین میں بھی ۔ مصر میں بھی ۔ اٹلی میں بھی ۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی ۔ جرمنی میں بھی انگلینڈ میں بھی ۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں بھی انڈونیشیا ملایا ایسٹ اور ویسٹ افریقہ ۔ لیبیا سینیا ۔ ارجنٹائنا غرض ہر ملک میں تھوڑی یا بہت جماعت موجود اور ان ممالک کے اصلی شہریوں میں سے جماعت موجود ہے ۔ یہ نہیں کہ وہاں کے بعض ہندوستانی احمدی ہو گئے ہوں ۔ وہ ایسے مخلص لوگ ہیں ۔ کہ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے قربان کر رہے ہیں ۔ ایک انگریز لیفٹیننٹ اپنی زندگی وقف کرکے اس وقت مبلغ کے طور پر انگلستان میں کام کر رہا ہے ۔ ۳ ۔

۴ باقاعدہ نمازی ہے ۔ شراب وغیرہ کے قریب نہیں جاتا ۔ خود محنت مزدوری سے پیسے کما کر ٹریکٹ وغیرہ شائع کرتا ہے یا جلسے کرتا ہے ۔ ہم اسے گذارہ کے لئے اتنی قلیل رقم دیتے ہیں ۔ جس سے انگلستان کا ایک چوہڑا بھی زیادہ کماتا ہے ۔ اسی طرح جرمنی کے ایک شخص نے زندگی وقف کی ہے ۔ وہ بھی فوجی افسر ہے ۔ بڑی جدوجہد سے وہ جرمنی سے نکلنے میں کامیاب ہوا ہے ابھی اطلاع آئی ہے کہ وہ سوئٹزرلینڈ پہنچ گیا ہے اور وہاں ویزا کا انتظار کر رہا ہے یہ نوجوان اسلام کی خدمت کا بے انتہا جوش اپنے دل میں رکھتا ہے اور اس لئے پاکستان آ رہا ہے کہ یہاں اسلام کی تعلیم پوری طرح حاصل کرکے کسی غیر ملک میں اسلام کی تبلیغ کرے جرمنی کا ایک اور نوجوان مصنف اور اس کی تعلیم یافتہ بیوی زندگی وقف کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں اور شاید عنقریب ہی وہ اس فیصلہ پر پہنچ کر پاکستان تعلیم اسلام کیلئے آ جائیں گے ۔ اسی طرح ہالینڈ کا ایک نوجوان اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ کر چکا ہے ۔ اور غالباً جلد ہی کسی نہ کسی ملک میں تبلیغ اسلام کے کام پر لگ جائے گا ۔ بے شک جماعت احمدیہ تھوڑی ہے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے جماعت اسلامی قائم ہو رہی ہے ۔ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ افراد اس میں شامل ہو کر ایک عالمگیر اتحاد کی بنیاد رکھ رہے ہیں

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

اقوام متحدہ کی فوج مسٹر ہیمرشولڈ کی زیر کمان آج کاٹنگا میں داخل ہو جائیگی

کانگو کے ایک اور سردار نے خود مختاری کا اعلان کر دیا

نیویارک ۱۳ اگست اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کل ایک امریکی طیارے کے ذریعے تازم لیوپولڈ ویلا روانہ ہو گئے ہیں تاکہ کاٹنگا سے متعلق حفاظتی کونسل کی قرارداد پر عمل کرا سکیں۔ وہ آدھی رات کے بعد کانگو کے دارالحکومت پہنچ جائیں گے۔ وہ کل سویڈن کی دو کمپنیوں کو صوبہ کاٹنگا میں داخل کر دیں گے اور اس فوج کی کمان وہ خود کریں گے۔ ان کے ہمراہ فوجی اور سیاسی مشیر بھی الزبتھ ویلا جائیں گے۔

کل روانگی سے پیشتر مسٹر ہیمرشولڈ کو کاٹنگا کے وزیر اعظم مسٹر چامبے کا ایک تار ملا تھا جس کے ذریعے مسٹر ہیمرشولڈ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ کل فوج کے بغیر الزبتھ ویلا آئیں جہاں ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا جائے گا۔ مسٹر چامبے نے اپنے تار میں یہ بھی کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل فوج کے بغیر کاٹنگا میں داخل ہوں۔ تو ان کی حفاظت کی ساری ذمہ داری مجھ پر عاید ہو گی۔ تار میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج داخل کرنے سے پیشتر فوج کے تعین کے بارے میں بہت سے مسائل پر دل کھول کر باتیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اس امر کا سخت خطرہ ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج داخل ہوتے ہی کاٹنگا میں فسادات شروع ہو جائیں گے۔

نیویارک کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت بلجیم نے مسٹر ہیمرشولڈ کو اطلاع دی ہے کہ ساری بلجیمی فوج کل کاٹنگا سے نکل جائے گی۔ کل کانگو کے قبیلہ گلوبا کے جوزف نامی سردار نے نیویارک کی ایک پریس کانفرنس میں کہا میرا قبیلہ صوبہ کسائی کے ایک حصہ میں رہتا ہے۔ آپ نے کہا میرا علاقہ بالکل آزاد اور خود مختار ہے اور وہ کسی حالت میں کانگو میں شامل نہیں رہے گا۔ میرا قبیلہ کانگو میں امن قائم کرنے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی مدد کر سکتا ہے۔ لیکن اقوام متحدہ کو میرے علاقے کی آزادی تسلیم کرنا پڑیگی

مسٹر لوممبا وزیر اعظم کانگو نے کل لیوپولڈ ویلا میں ایک تقریر کرتے ہوئے اپنی قوم کو اتحاد و اتفاق کی تلقین کی ہے یاد رہے کل لیوپولڈ ویلا میں مسٹر لوممبا کے طرفداروں اور مخالفوں میں فساد ہو گیا تھا اور فریقین کی خشت باری کی وجہ سے مسٹر لومما سمیت ؟

ایران متحدہ عرب جمہوریہ کے بارے میں اپنا موقف تبدیل نہیں کرے گا

تہران میں ایرانی وزارت خارجہ کا اعلان

تہران ۱۳ اگست ایرانی وزارت خارجہ نے کل یہاں اعلان کیا کہ ایران متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف اپنا موقف تبدیل نہیں کرے گا۔ اور جمال عبدالناصر سے اس ملک کے تنازعہ میں مصالحت کی باتیں یا افواہیں بے معنی ہیں

وزارت خارجہ کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ حال ہی میں بعض غیر ملکی اخبارات کی اطلاعات میں یہ افواہیں گرم رہیں کہ کوئی اسلامی ملک ایران اور صدر ناصر کے درمیان موجودہ تنازعہ میں مصالحت کرائے گا یہ افواہیں بالکل بے بنیاد ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ایسی افواہیں مصر سے شروع ہوئی ہیں۔ اعلان کے مطابق وزیر خارجہ ایران مسٹر عباس آرام نے ایک حالیہ پریس کانفرنس میں تنازعہ کے بعد مصر کے بارے میں ایران کی پالیسی کا واضح طور پر اعلان کر دیا تھا اور یہ پالیسی تبدیل نہیں ہو گی۔

۴ متعدد اشخاص مجروح ہو گئے تھے مسٹر لومما نے اپنے حامیوں اور مخالفوں کو تلقین کی کہ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس کی بنا پر ان کی آزادی خطرے میں پڑ جائے گی آپ نے کہا اس موقعہ پر قومی اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی جو بھی کوشش کی جائے گی اسے سختی کے ساتھ کچل دیا جائے گا۔

الاخبار والآراء

(بقیہ صفحہ ۵)

یا پھر لیڈروں کے اندر غلط رجحانات پیدا ہو جائے گا۔ یہی چیزیں آگے چل کر خرابیوں کا باعث ہوتی ہیں۔"

(ماہنامہ "میثاق" لاہور فروری سنہ ۱۹۶۰ء)

سچ ہے صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے - بلاشبہ اصل دین افراد کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ دنیوی اقتدار کا حصول کبھی اس کا مقصود نہیں ہوتا ؛

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۷)

اور ہر سیاست کے ماننے والے لوگوں میں سے کچھ نہ کچھ آدمی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسی تحریکوں کی ابتدا شروع میں چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ایک وقت میں جا کر وہ ایک نوری قوت حاصل کر لیتی ہیں اور چند دنوں میں اتحاد اور اتفاق کا بیج بونے میں کامیاب ہو جاتی ہیں - ظاہر ہے کہ سیاسی طاقت کے لئے سیاسی جماعتوں کی ضرورت ہے اور مذہبی اور اخلاقی طاقت کے لئے مذہبی اور اخلاقی جماعتوں کی ضرورت ہے جماعت احمدیہ سیاست سے اسی لئے الگ رہتی ہے کہ اگر وہ ان باتوں میں دخل دے تو وہ اپنے کام میں سست ہو جائے ؟!

درخواست دعا

خاکسار عارضہ دل کی دھڑکن بیمار ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تمام مشکلات دور کرے آمین

(محمود غنی کارکن الفضل)

ضروری اعلان

الفضل کے بعض ایجنٹوں کو شکایت ہے کہ جو احباب اپنے شہر میں ان سے بعض اخبار الفضل خریدتے ہیں انہیں ماہوار بل وقت پر ادا نہیں کرتے جس وجہ سے انہیں ایجنسی کا بل مقررہ وقت پر بھجوانے میں دقت پیش آتی ہے۔

(اس لئے)

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بل باقاعدگی سے مہینہ کے شروع میں ہی اپنے لوکل ایجنٹ کو ادا کر دیا کریں تاکہ انہیں یہ شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔

—— (۲) ——

بعض احباب اخبار الفضل کا چندہ بذریعہ پوسٹل سارٹیفکیٹ ارسال کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جب کسی ڈاکخانہ سے پوسٹل سارٹیفکیٹ حاصل کریں تو اس پر اس ڈاکخانہ کے پوسٹ ماسٹر صاحب کے دستخط ضرور کروا لیا کریں۔ کیونکہ یہاں ربوہ کے ڈاکخانہ والے ایسے پوسٹل سارٹیفکیٹوں کو لینے سے انکاری ہیں جن پر کہ اس پوسٹل سارٹیفکیٹ کو جاری کرنے والے ڈاکخانہ کے پوسٹ ماسٹر کے دستخط نہ ہوں۔

بیرونی ممالک کے احباب بھی اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ وہ بھی کوئی سارٹیفکیٹ بغیر پوسٹماسٹر کے دستخط کے نہ بھجوائیں۔ کیونکہ اس سے خواہ مخواہ دقت پیش آتی ہے (مینیجر الفضل)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز شریف احمد صاحب کا نکاح امۃ الجمیل صاحبہ بنت برادرم عبداللطیف صاحب سے بعوض ۳۰۰۰/- روپے مہر مؤرخہ ۹-۵-۶۰ مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔

(خواجہ عنایت اللہ راولپنڈی)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)